ابو معاویہ

سکردو بلتستان (شمالی علاقہ جات)

این جی اوز کے نرغے میں

بلتستان کے دونوں اضلاع سکردو اور گنگچھے میں اہل سنت مجموعی آبادی کا دو فیصد سے کم ہے اور اکثریتی فرقوں کی طرف سے مسلسل زیادتیوں کا شکار ہیں۔۱۹۹۹ء میں مجاہدین پر ظلم وتشدد کے باوجود اکثریتی فرقے کے خلاف حکومت کی طرف سے کسی قسم کی کوئی کارروائی کا نہ ہونا دہشت گردوں اور ظالموں کی حوصلہ افزائی کا باعث بنا ہے۔اس طرح ہفت روزہ ''بادشمال'' اخبار میں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے خلاف جو ہرزہ سرائی شائع کی گئی وہ اہلسنت کی دل آزاری کے علاوہ پاکستان کے آئین کی خلاف ورزی بھی ہے۔ہم نے اس اخبار کے ایڈیٹر اور ذمہ داروں کے خلاف درخواستیں دیں لیکن اس کے باوجود کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔جس سے صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے دشمنوں اور ملک میں فرقہ وارانہ فضا پیدا کرنے والوں کو حوصلہ ملا۔

شمالی علاقہ جات میں سلک روٹ فیسٹیول کے نام سے جو فحاشی اور بے حیائی پھیلائی گئی وہ اللہ کے نام پر بنائے گئے ملک میں اللہ کے غضب کو دعوت دینے کی مترادف ہے۔اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے غضب اور غصے سے محفوظ رکھے آمین۔

سرکاری قوت اور مشینری کے ساتھ مغربیت کو شمالی علاقہ جات میں منصوبہ بندی کے ساتھ پھیلایا جا رہا ہے پورے شمالی علاقہ جات میں این جی اوز حکومت سے بڑھ کر طاقت ور ہیں اور مزید طاقت پکڑ رہی ہیں۔اور گاؤں کی سطح پر کمیٹیاں بن چکی ہیں۔ان میں مقامی اخون (مولوی) کو ممبر بنایا جاتا ہے اور اس کی سفارش پر قرضے اور سکیموں کی منظوری جلد دینے کی پالیسی اپنائی گئی ہے۔

کارگل کی جنگ کی وجہ سے دونوں اضلاع سکردو اور گنگچھے پوری دنیا کی توجہ کا مرکز بنا رہا ہے۔محلِ وقوع اور آبادی کے لحاظ سے کارگل اور دراس سیکٹر دونوں طرف سول آبادی شیعہ اثناء عشری مسلک سے تعلق رکھتے ہیں۔ان علاقوں میں سرکاری نوکریوں پر اہل سنت کو نہ لینے کا جو سلسلہ شروع کیا ہوا ہے اس نے اہل سنت نوجوانوں میں بے چینی پیدا کردی ہے سکردو اور گنگچھے دونوں ضلعوں کی نادرن ایریا کونسل میں اہلسنت نمائندگی سے بالکل محروم ہیں۔قوم پرست تنظیموں میں اثر ورسوخ میں اضافہ ہو رہا ہے۔این جی اوز اور ان کی تنظیموں کا آپس میں گہرا رابطہ ہیں۔ساتھ ہی فرقہ پرست تنظیموں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں اور حکومت کی خاموشی نے ان تنظیموں کو بے لگام کر دیا ہے الگ ریاست اور صوبے کے قیام کی بازگشت صاف سنائی دے رہی ہے۔جب کہ صوبہ بنانے کے بارے میں حکومت کے حلقوں کی طرف سے بھی عندیہ دیا جا

رہا ہے اس موقع پر جبکہ کشمیر کی آزادی کی منزل قریب ہے تو ان علاقوں کو صوبہ بنا کر تحریک آزادی کو سبوتاژ کرنے کی سازشیں ہیں تمام قوم پرست اور فرقہ پرست تنظیموں پر مختلف ناموں سے آئی ایس او (امامیہ سٹوڈنٹس آرگنائزیشن) اور سپاہ محمد کے کارکنوں نے قبضہ کر رکھا ہے اور ان تنظیموں کو ہدایات شیعہ رہنماؤں کی طرف سے دی جاتی ہے اور ان کے مشورے اور فکر کو لے کر یہ تنظیمیں کام کر رہی ہیں اس طرح بہت ہی ہوشیاری سے شیعہ رہنما حکومت کو یہ تاثر دینے میں کامیاب ہو گئے ہیں کہ اگر شمالی علاقہ جات کو الگ حیثیت نہیں دی یا کم از کم صوبہ نہیں بنایا تو عوام علیحدگی پسندوں سے مل جائیں گے اور ہندوستان اس سے فائدہ اٹھائے گا ان کے اس تاثر کو مضبوط بنانے میں حکومت میں شامل شیعہ بیوروکریٹ اور دانش ور بہت زیادہ فعال ہیں۔ اس طرح یہ لوگ حکومت کو بلیک میل کر کے الگ شیعہ ریاست کے قیام کی راہ ہموار کر رہے ہیں۔

اس شیعہ ریاست کے قیام میں ایرانی حکومت کی پشت پناہی شامل ہے اس طرح کویت میں مقیم ایرانی نژاد شیعہ کویتی شیوخ کی بے انتہا دولت بھی شامل ہیں کیونکہ کویت میں حکومت سنیوں کی ہے اس لیے یہ کویتی شیعہ شیوخ زکوٰۃ نہیں نکالتے بلکہ خمس نکالتے ہیں جس کی مقدار زکوٰۃ سے دگنی ہوتی ہے اور یہ اہلسنت کو بھی نہیں دے سکتے لہذا خمس کی یہ رقم شمالی علاقہ جات میں معرفی ٹرسٹ کے نام سے شیعہ اداروں اور تنظیموں کے استحکام اور علیحدہ ریاست کے قیام کے لیے خرچ کر رہے ہیں۔ پاکستان کے ذرائع ابلاغ او ہفت روزہ جرائد میں مختلف انداز سے شمالی علاقہ جات میں آغا خانی ریاست کے قیام کے بارے میں مضامین چھپتے رہتے ہیں یہ سب ایک منظم سازش کے تحت ہو رہا ہے اس کا مقصد ان علاقوں میں الگ شیعہ ریاست کے قیام کے لیے ہونے والی سرگرمیوں سے توجہ ہٹانے کی سازش ہے شمالی علاقہ جات میں الگ آغا خانی اسٹیٹ بننے کا تصور ہی نہیں ہے اس لیے کہ سب سے کم آبادی والے ضلع غذر میں آغا خانی پچاسی فیصد ہیں اور اہلسنت پندرہ فیصد اس ضلع کی پچاسی فیصد آغا خانی آبادی پندرہ فیصد اہلسنت سے مرعوب ہیں جب کہ باقی تینوں ضلعوں میں شیعوں کی اکثریت ہے اور اہلسنت کی طرح بعض جگہوں پر آغا خانی بھی شیعوں کے ظلم وستم کا شکار ہیں۔

فرانسیسی سفیر کا بیان اکتوبر 2000 میں پرنس کریم آغا خان کے ساتھ فرانس کے سفیر اور یورپی یونین کے نمائندے بھی گلگت آئے تھے اس موقع پر گلگت میں فرانسیسی سفیر نے تقریر کرتے ہوئے حکومت پاکستان سے کہا ہے کہ اگر حکومت شمالی علاقہ جات کو اے۔ کے۔ آر۔ ایس۔ پی (آغا خان رورل سپورٹس پروگرام) کو لیز پر دے دیں تو اس کے انتظامی اخراجات حکومت فرانس برداشت کرے گی۔ یاد رہے کہ فرانس افغانستان میں شمالی اتحاد کا حامی ہے اور احمد شاہ مسعود کے پاس فرانسیسی ماہرین بڑی تعداد میں ہیں۔ اس کے علاوہ بھارت اور ایران سے بھی فرانس کا دفاعی شعبوں میں معاہدہ ہے۔ اس وقت روس کا انڈیا کے بعد سب سے بڑا حلیف ایران ہے۔ ساتھ ہی اے۔ کے۔ آر۔ ایس۔ پی میں شیعہ ملازمین کی تعداد سب سے زیادہ ہے اس طرح یورپ ایک تیر سے دو شکار کرنا چاہتا ہے ایک طرف آغا خان کے